بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر خطبہ نمبر ۵ ربوہ

تار کا پتہ "ڈیلی الفضل" ربوہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

روزنامہ

الفضل

یوم پنجشنبہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ — ۳ تبلیغ ۱۳۳۴ ہش / ۳ فروری ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۹

دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کا دوسرا مکمل اجلاس

مشرق بعید کے متعلق سلامتی کونسل کی بحث پر غور و خوض

لنڈن ۲ فروری۔ کل رات دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کا دوسرا مکمل اجلاس ہوا۔ جس میں مشرق بعید کے متعلق سلامتی کونسل میں جو بحث ہوئی ہے اس پر غور کیا گیا۔ اجلاس کے بعد جو اعلان جاری کیا گیا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم نے اپنے اپنے علاقوں کے مفاد سے تعلق رکھنے والے امور پر بالخصوص روشنی ڈالی۔ تاکہ مشترکہ پالیسی طے کرنے میں آسانی رہے۔ سر ونسٹن چرچل وزیراعظم برطانیہ نے اجلاس میں یہ توقع ظاہر کی۔ کہ فارموسا کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے کمیونسٹ چین کو سلامتی کونسل نے جو دعوت دی ہے۔ وہ اسے منظور کرے گا۔ آپ نے کہا یہ دعوت دنیا کے امن و سلامتی کی خاطر پُرخلوص جذبے کے تحت دی گئی ہے۔ کسی ملک کا بھی ذاتی مفاد اس دعوت کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔

— نئی دہلی۔ یکم فروری۔ کرکٹ کے شائقین کے لئے امرتسر سے جاری کئے گئے ویزوں کی تعداد پندرہ ہزار تک پہنچ جانے کی توقع ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۲ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

سر درد ہے

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد علی کی ظفر اللہ خاں سے ملاقات

لنڈن ۲ فروری۔ بین الاقوامی عدالت انصاف کے نئے جج اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے آج وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے ملاقات کی۔

چوتھا ٹسٹ ٹرف پر کھیلا جائیگا

لاہور ۲ فروری کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سیکرٹری ونگ کمانڈر چیمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کا چوتھا ٹسٹ میچ ٹرف پر کھیلا جائیگا انہوں نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ اگرچہ بھارتی ٹیم کے دورے سے پہلے یہ طے نہیں پایا تھا کہ پشاور ٹسٹ ٹرف پر کھیلا جائے گا۔ لیکن بھارتی ٹیم کے لئے خیر سگالی کے اظہار کے طور پر ہم نے چوتھا ٹسٹ ٹرف پر کرانے کا فیصلہ کیا ہے

کمیونسٹ چین نے وفد بھیجنے سے انکار کر دیا

پیکنگ ۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ چین نے سلامتی کونسل میں نیوزی لینڈ کی تجویز متعلقہ فارموسا پر بحث کے لئے اپنا وفد بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ البتہ اس نے روس کی تجویز پر بحث کے لئے اپنا وفد بھیجنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے

امریکی سینٹ نے جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدہ کی توثیق کر دی

معاہدہ کے ذریعے کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے گی

واشنگٹن ۲ فروری۔ امریکی سینٹ نے جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدہ کی توثیق کر دی ہے۔ کل امریکی سینٹ نے ایک گھنٹہ چالیس منٹ تک اس معاہدہ پر غور کیا۔ بحث و تمحیص کے بعد رائے شماری کی گئی۔ ۸۲ ووٹ معاہدہ کے حق میں اور صرف ایک ووٹ اس کے خلاف تھا۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ کی طرف سے اس موقعہ پر جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حالات کے متعلق ایک مفصل رپورٹ پیش کی گئی۔ جس میں معاہدہ کی توثیق کرنے پر زور دیا گیا تھا۔

رپورٹ میں بتایا گیا تھا۔ کہ کمیونسٹ کس طرح مختلف ایشیائی ممالک میں تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اقتصادی بے چینی اور افلاس کی آڑ میں کمیونزم کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی جا رہی ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ امریکہ فوری اور مؤثر کارروائی کرے۔ اور اسی ضمن میں جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدہ کی توثیق نہایت ضروری ہے۔

کشمیر کا مسئلہ آج بھی ایک زندہ مسئلہ ہے جو دونوں ملکوں کیلئے خاص اہمیت رکھتا ہے

آزاد کشمیر کے راہنما سردار محمد ابراہیم کی طرف سے بخشی غلام محمد کے بیان کی مذمت

راولپنڈی ۲ فروری آزاد کشمیر کے ایک راہنما سردار محمد ابراہیم نے ایک بیان میں کہا۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیراعظم بخشی غلام محمد خواہ کچھ کہیں۔ یہ بہرحال ایک حقیقت ہے کہ کشمیر کا مسئلہ آج بھی ایک زندہ مسئلہ ہے۔ اور پاکستان اور بھارت دونوں کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

سردار ابراہیم نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ بھارت اور پاکستان میں دوستی کی جو فضا پیدا ہوئی ہے۔ بخشی غلام محمد اور مشرقی پنجاب کے گورنر کے بیانات کی وجہ سے وہ پھر خطرے میں پڑ گئی ہے۔ درحقیقت بخشی غلام محمد اور ان کے رفقاء دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات قائم رکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ اس سے ان کے مخصوص مفاد خطرے میں پڑ جائینگے یاد رہے گذشتہ دنوں بخشی غلام محمد نے کہا تھا کہ کشمیر کا مسئلہ ختم ہو چکا ہے۔ اسی طرح مشرقی پنجاب کے گورنر نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا۔ کہ مسئلہ کشمیر کو طے شدہ سمجھنا چاہیئے۔

حکومت اسرائیل کا امریکہ سے مطالبہ

واشنگٹن ۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت اسرائیل نے امریکہ سے اس یقین دہانی کا مطالبہ کیا ہے کہ اگر اس پر کوئی حملہ ہو تو وہ اس کی مدد کرے گا۔

کوہ مری میں برف باری

راولپنڈی ۲ فروری مری اور اس کے گرد و نواح میں رات کو چھ انچ سے ایک فٹ تک برف باری ہوئی۔

پی آئی اے کی باقاعدہ سروس شروع ہو گئی

کراچی ۲ فروری۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی بیرونی ممالک کی باقاعدہ سروس کے لئے پی۔ آئی۔ اے کا سپر کانسٹیلیشن طیارہ ساڑھے گیارہ بجے کراچی سے لندن روانہ ہو گیا۔ قاہرہ میں ڈیڑھ گھنٹہ قیام کے بعد یہ طیارہ گرینچ کے وقت کے مطابق ۲ بجے اور مغربی پاکستان کے مطابق شام کے سات بجے لندن پہنچ

جائے گا۔ موجودہ دور میں یہ سب سے کم وقت صرف ہوا ہے۔ یہ سروس منگل کو کراچی سے اور جمعہ کو لندن سے روانہ ہوا کرے گی۔

آئندہ ایٹمی جنگ روس میں نہیں بلکہ امریکہ میں لڑی جائے گی؟

ماسکو ۲ فروری۔ ایک ممتاز روسی لیڈر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ امریکہ کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ جس مہلک ایٹمی جنگ کی تیاری کر رہا ہے وہ روس میں لڑی جائے گی۔ اگر امریکہ کی سرگرمیوں کے نتیجہ میں تیسری عالمگیر جنگ چھڑ گئی۔ تو اصل میدان جنگ روس نہیں بلکہ امریکہ ہو گا۔ اور وہ پہلی جنگوں سے کہیں زیادہ وسیع اور مہلک ثابت ہو گی۔

وزیر اعظم پاکستان دولت مشترکہ سے جمہوریہ پاکستان کے تعلق کا مسئلہ پیش کرینگے

لنڈن ۲ فروری معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں غیر مبہم طور پر اعلان کیا ہے کہ پاکستان قطعی طور پر آزاد دنیا کا حلیف بن چکا ہے۔ اور عالمی امن کے لئے وہ ہر امکانی مدد کرنے کو تیار ہے۔

کانفرنس ختم ہونے سے پہلے غالباً مسٹر محمد علی دولت مشترکہ سے پاکستان کے نئے آئینی تعلق کا سوال بھی اٹھائیں گے۔ پاکستان اپنا دستور تیار کر رہا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ بھارت کی طرح وہ بھی جمہوریہ ہونے کے باوجود دولت

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

(از مورخہ ۱۲/۱۲/۵۴ تا مورخہ ۱۳/۱/۵۵)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لے کر اپنے مستحق بھائیوں کی امداد فرمائی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ قادیان کے درویش حقیقتاً بڑی قدر اور بڑی توجہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ وہ سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی اور دائمی مرکز میں مقدس مقامات کی آبادی اور حفاظت کے لئے بقیہ جماعت سے کٹ کر وہاں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اس لئے ان کی امداد ایک قسم کا قومی فریضہ ہے۔ حقیقۃً وہ اس وقت قادیان میں ساری جماعت کے نمائندہ ہیں۔

بعض دوست قادیان میں صدقہ کا بکرا ذبح کرانے کے لئے رقم بھجواتے ہیں۔ ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کام کے لئے کم از کم پچیس روپے بھجوانے چاہئیں۔ کیونکہ قادیان میں اچھا جانور اس سے کم میں نہیں ملتا۔ نیز گو قادیان میں ایسے غریب بھائی بھی رہتے ہیں جن کے لئے صدقہ جائز ہے۔ لیکن اگر دوست ان کے لئے صدقہ بھجوانے کی بجائے ہدیہ بھجوائیں تو زیادہ بہتر اور زیادہ باوقار ہے۔ گو بہرحال صدقہ کی رقوم کو بھی شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے وانما الاعمال بالنیات۔ صدقہ عام کی رقوم بالعموم ربوہ کے مستحق بھائیوں میں خرچ کر دی جاتی ہیں۔

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۳۱/۱/۵۵

(۱) سعد اللہ صاحب پشاور ہسپتال صوبہ سرحد (برائے صدقہ بکرا قادیان) ۰-۰-۱۵

(۲) محمد رفیع ناصر صاحب ناصر دواخانہ ربوہ۔ (برائے درویشان) ۰-۰-۲۰

(۳) مسز سیدہ ممتاز خلیفہ صاحب ایچیسن کالج لاہور (برائے صدقہ بکرا قادیان) ۰-۰-۲۱

(۴) اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (امداد درویشان) ۰-۰-۱۰

(۵) چوہدری محمد حسین صاحب رئیس ڈی۔او محکمہ انہار شاہداد پور سندھ (صدقہ عام) ۰-۰-۲۵

(۶) عبد الرئوف خانصاحب برادر ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب لاہور (صدقہ عام) ۰-۰-۱۰

(۷) میاں محمد امین صاحب آف بنوں بذریعہ دفتر محاسب ربوہ (صدقہ عام) ۰-۰-۱۲

(۸) ملک محمد صدیق صاحب بادامی باغ لاہور (صدقہ عام) ۰-۰-۵

(۹) محمد شفیع صاحب احمدی ہیڈ کلرک چیفس کالج لاہور (امداد درویشان) ۵/۸/-

(۱۰) امۃ الرحیم صاحبہ ۳ ایبٹ روڈ لاہور (برائے درویشان) ۰-۰-۱۰

(۱۱) چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔اے مینیجر ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (برائے گوشت مستحق درویشاں قادیان) ۰-۰-۱۰

(۱۲) چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔اے مینیجر ظفر آباد اسٹیٹ سندھ از طرف بچگان خود (برائے گوشت الطعام مستحق درویشان قادیان) ۰-۰-۵

(۱۳) بذریعہ بابو نور محمد صاحب پنشنر ادرسیر علی پور کھلوں ضلع مظفر گڑھ۔ منجانب عابدہ خانم صاحبہ اہلیہ عبد اللطیف خان آف قلات (برائے صدقہ بکرا قادیان) ۰-۰-۲۰

(۱۴) حمید احمد صاحب سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج لاہور (امداد درویشاں) ۰-۰-۵

(۱۵) فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبد العزیز خانصاحب کاٹھگڑھی چک ۲/۳۔۵۔A سرگودہ (امداد درویشان) ۰-۰-۱

(۱۶) صغریٰ بیگم صاحبہ قدسیہ گورنمنٹ کوارٹرز کراچی بذریعہ مقصود احمد صاحب واقف زندگی کراچی (صدقہ بکرا قادیان) ۰-۰-۲۰

(۱۷) شیخ مختار احمد صاحب سوداگر چرم رادھن سندھ (برائے درویشان) ۰-۰-۱۰

(۱۸) زبیدہ خانم صاحبہ بذریعہ مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ایس۔سی میانی ضلع سرگودہ (امداد درویشان) ۰-۰-۱۹

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

جلسہ مصلح موعود۔ ۲۰ فروری بروز اتوار

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے اس دن اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کریں۔ اور اس عظیم الشان بشارت کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔ حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں۔ نیز جو فرائض ہم پر عاید ہوتے ہیں۔ ان کی بجا آوری کی توفیق کیلئے بھی اللہ تعالےٰ سے مدد چاہیں۔

(ناظر دعوۃ تبلیغ ربوہ)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور انور ایدہ اللہ الودود نے مقرر فرمائی ہیں:۔

شق ۱۔ ملازمین احباب کیلئے:۔ (ا) پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ (ب) سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم۔

شق ۲۔ زمیندار احباب کیلئے:۔ (ا) دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱/ فی ایکڑ۔ (ب) دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک۔ بحساب ۲/ فی ایکڑ۔ (ج) دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۸/ فی ایکڑ (د) دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مزارع بحساب ۱/ فی ایکڑ۔

شق ۳۔ تاجروں کے لئے۔ بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے۔ ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق ۴۔ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب:۔ ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق ۵۔ وکلاء ڈاکٹر صاحبان کے لئے:۔ (ا) پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔ (ب) نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی۔

شق ۶۔ ٹھیکیدار اصحاب کے لئے:۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی۔

شق ۷ لجنہ اماء اللہ:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ترسیٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنا وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق ۸:۔ خوشی کی تقاریب پر:۔ یعنی نکاح شادی بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ مواقع پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے۔ مسابقت فرمایئے۔ اور جنت میں گھر بنائیے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

موصی احباب توجہ فرمائیں

ذیل کے موصی صاحبان اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنے اپنے پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اگر کسی اور دوست کو ان میں سے کسی صاحب کے پتہ کا علم ہو۔ تو مہربانی کرکے جس دوست کے پتہ کا ان کو علم ہو۔ وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ موصی صاحبان کی وصایا کے تعلق میں ان کے پتہ جات کی ضرورت ہے۔

(۱) چوہدری ظفر اللہ خاں ولد چوہدری صادق علی صاحب بہلولپور گجرات وصیت ۷۳۶۲
(۲) محکم الدین ولد محمد عبد اللہ صاحب مرل سیالکوٹ وصیت ۸۰۶۱
(۳) سعیدہ بیگم بنت حامد حسین خاں صاحب قادیان۔ " ۸۶۴۲
(۴) شریف احمد ولد چوہدری چراغ دین صاحب گوکھووال لائل پور وصیت ۸۸۷۳
(۵) محمد عبد اللہ خاں ڈرائیور ولد میاں کریم بخش صاحب قادیان وصیت ۹۰۲۴
(۶) شیخ محمد شریف ولد شیخ محمد لطیف صاحب ڈڈالہ بانگر گورداسپور وصیت ۹۳۷۵
(۷) خواجہ عبد المجید ولد خواجہ غلام نبی صاحب چکوال جہلم وصیت ۹۴۰۵
(۸) سید محمد حسین ولد سید امام علی شاہ صاحب کالووالی سیداں سیالکوٹ وصیت ۹۸۲۱
(۹) چوہدری محمد ابراہیم ولد چوہدری علی محمد صاحب وجوال گورداسپور وصیت ۱۰۳۴۹
(۱۰) زکیہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا داؤد احمد صاحب وصیت ۶۵۰۱
(۱۱) چوہدری نذیر حسین صاحب ولد چوہدری غلام محی الدین صاحب وصیت ۳۵۰۶

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعاء

بندہ کا لڑکا ماہ دسمبر میں فوت ہوگیا تھا۔ یہاں صرف چند احباب نے جنازہ پڑھا تھا۔ احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ نیز میرا لڑکا حمید اللہ خاں مڈل فائنل کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(نصر اللہ خاں مدرس تولیکی ضلع گوجرانوالہ)

(۲) میری بھاوجہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الستار صاحب اور بڑی امۃ الرحمن اور بھتیجی مسعودہ پروین بیمار رہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ حکیم عبد الرحمن شاہ

(۳) میری والدہ صاحبہ۔ اور ہمشیرہ نصرت بیبی دیر سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد سلیم چک ۳۳/۲ گ۔ب کربابوالہ۔ ڈاکخانہ کھوڑ ربابوالہ ضلع لائلپور

خطبہ جمعہ

ہر جماعت جلد سے جلد تحریک جدید کے وعدوں کی فہرست مکمل کرے اور فوراً مرکز میں بھجوائے

وعدوں کی میعاد ختم ہونے کے قریب آرہی ہے لیکن ان کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے

وعدوں میں کچھ نہ کچھ زیادتی ضرور ہونی چاہئیے۔ تاکہ جماعت کا قدم آگے بڑھے پیچھے نہ ہٹے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کئے ہوئے دو ماہ بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ گو وعدوں کا وقت ختم ہونے کے قریب آ رہا ہے۔ پھر بھی

وعدوں کی رفتار

سست ہے۔ ابھی تک اس دو ماہ سے زائد عرصہ میں جو زائد وعدے وصول ہوئے ہیں وہ گزشتہ سال کے وعدوں کی نسبت ساٹھ فیصدی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی کم ہیں پھر سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ بعض جماعتیں جو گزشتہ سالوں میں ہمیشہ اول رہی ہیں۔ وہ بھی اس دفعہ بہت سست چل رہی ہیں۔ میرے نزدیک اس کی زیادہ تر ذمہ داری تحریک جدید کے دفتر پر ہے۔ دفتر کا تمام عملہ نیا ہے۔ پرانے لوگوں کو ادھر ادھر کر دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ جماعتوں کی صحیح طور پر راہنمائی نہیں کرتے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ میں پوچھتا کچھ ہوں۔ اور جواب کچھ ہوتا ہے۔ یا میرے سوال کے جواب میں وہ بالکل چپ ہو جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں کام کی وہ قابلیت نہیں جو ہونی چاہیئے مگر بہرحال باہر کی جماعتوں پر بھی اس کی بہت سی ذمہ داری ہے۔ اس لئے کہ وعدوں کے بھجوانے کا وقت ختم ہونے کے قریب آگیا ہے۔

پس میں پھر ایک بار

جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور جلد سے جلد وعدے لے کر مرکز میں بھجوائیں۔ بعض جماعتوں کے متعلق تو میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ ان کی سستی اور غفلت کی وجہ کیا ہے۔ مثلاً کراچی کی جماعت ہے۔ پہلے وہ ہمیشہ وعدے بھجوانے میں سبقت رہی ہے۔ اس سال اعلان کے بعد بھی وہ وعدے لینے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ اور یہاں جلسہ سالانہ پر آکر بھی انہوں نے کافی تگ و دو کی۔ اور ملاقات کے موقعہ پر انہوں نے بتایا۔ بارہ ہزار روپیہ کے مزید وعدے لئے گئے ہیں۔ لیکن دفتر بتاتا ہے کہ باوجود اس کے کہ انہیں خط بھی لکھا گیا ہے انہوں نے ایک مہینہ سے فہرست نہیں بھجوائی۔ جماعت کا خیال تھا کہ

جماعت کراچی کے اس سال کے وعدے

گزشتہ سال سے زیادہ ہوں گے۔ لیکن ابھی وہ گزشتہ سال کے نصف پر رُکے ہوئے ہیں اور اتنی دیر کے بعد بھی انہوں نے کوئی اطلاع نہیں دی۔ ان کا انتظام بھی نیا ہے۔ پرانے سکرٹری ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اور نئے سکرٹری صاحب معلوم ہوتا ہے پورے تجربہ کار نہیں نہ دفتر کی خط و کتابت کا کوئی اثر ہوتا ہے۔ نہ وقت کی نزاکت کا۔ انسانی طبائع دو قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض لوگ چھوٹی سی تنبیہہ پر ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں کہنے دو۔ ہم نے تو اپنی مرضی کے مطابق ہی کام کرنا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کراچی کے نئے سکرٹری صاحب انہی لوگوں میں سے ہیں جن میں یہ حس ہی نہیں۔ کہ ان سے کیا مانگا جاتا ہے۔ یا ان سے کیا سوال کیا جاتا ہے۔ اور انہیں کیا جواب دینا چاہیئے۔ چونکہ جماعت کراچی گزشتہ سالوں میں ایک نمونہ رہی ہے۔ اس لئے میں نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔ ورنہ لاہور باوجود اپنے جوان سال امیر کے بہت ہی پیچھے ہے۔ اسی طرح اور کئی جماعتیں ہیں۔

بہرحال اس سال جماعت نے وعدے بھجوانے میں

بہت سستی سے کام لیا ہے

لیکن جہاں تک ہم دیکھتے ہیں۔ جماعت کے اخلاص میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ جماعت اخلاص میں روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور جب بھی اسے کسی کام کے لئے بیدار کیا جائے۔ اس کے افراد بیدار ہو جاتے ہیں اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو بھی خرابی ہوتی ہے۔ وہ یا تو مرکزی دفتر کے عملہ سے ہوتی ہے اور یا

مقامی جماعت

کے عملہ سے ہوتی ہے۔ جیسے بتایا گیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ یہ بات ٹھیک ہے یا غلط مجھے ان دنوں تحریک کے مرکزی دفتر پر زیادہ اعتبار نہیں۔ کہ زیادہ کمزوری بڑے شہروں کی جماعتوں میں ہے۔ ان میں تحریک جدید کے وعدوں کی طرف توجہ کم ہے۔ شائد انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ ہم سارے وقت میں وعدے اکٹھا کرتے رہیں گے۔ اور پھر آخر میں مرکز میں بھیجدیں گے۔ حالانکہ وقت کے آخر میں آکر کام اس قدر اکٹھا ہو جاتا ہے۔ کہ اسے وقت مقررہ میں پورا کرنا قریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر جماعتیں کام کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے سرانجام دیں۔ تو ان کے لئے کام میں بہت سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور ذمہ داری مرکز پر آپڑتی ہے۔ مثلاً اگر کسی جماعت نے ساٹھ ہزار کا وعدہ کیا ہے۔ تو وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دس دس بیس بیس ہزار روپیہ کے وعدے بھجواتے جائیں۔ اس طرح کام ہلکا ہوتا چلا جائے گا۔ لیکن اگر جماعت خیال کرے کہ میعاد کے آخر میں وہ تمام وعدے اکٹھے کر کے مرکز کو بھجوا دے گی۔ تو میعاد کے آخری دنوں میں کام اس قدر زیادہ ہو گا کہ اس کا ترتیب دینا مشکل ہو گا۔ ادھر تبلیغ کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور

نئے نئے علاقوں سے

مبلغین کی مانگ آ رہی ہے۔ لوگ اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کے پاس مبلغ بھیجے جائیں۔ اور اس طرح اسلام کی آواز ان تک پہنچائی جائے۔ ہم اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ تبلیغ کی سکیم میں اس قسم کی تبدیلی کی جائے۔ کہ موجودہ خرچ میں ہی کام کو آگے پھیلایا جا سکے۔ اس وقت تک

ہماری یہ رائے ہے

کہ نئے مشن کھولنے کی بجائے پرانے مشنوں کو زیادہ مضبوط کیا جائے۔ ان کے کام کو صحیح طریق پر ڈھالا جائے۔ اور انہیں پہلے سے زیادہ مالی مدد دی جائے۔ جب وہ مشن اپنا بوجھ اٹھالیں تو نئے مشن کھولے جائیں۔ پچھلے دَور میں یہ ہوتا تھا۔ کہ جونہی کسی ملک سے مبلغ کے لئے آواز آئی۔ ہماری کوشش یہ ہوتی تھی۔ کہ ہم اس کی آواز کو سنیں۔ اور اس کا جواب دیں۔ اس کے نتیجہ میں بعض مشنوں نے تو اپنا بوجھ آپ اٹھا لیا۔ لیکن بعض مشن ایسے تھے جو اپنا بوجھ آپ نہیں اٹھا سکے اور ان کا بوجھ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ پھر انسانی طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ بعض مبلغ ایسے ہوتے ہیں جو تنظیم کے عادی ہوتے ہیں وہ

مرکز کی ہدایات

کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اور بعض مبلغ ایسے ہوتے ہیں۔ جو مرکز کو ڈراتے رہتے ہیں۔ کہ ہمیں یہ دے دو۔ وہ دے دو۔ ہمیں فلاں چیز بھیج دو۔ اور اس طرح وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مرکز گھبراہٹ میں ان کے حسب منشا کام کر دے گا۔ جو مبلغ تنظیم کے عادی ہوتے ہیں۔ اور نظام سلسلہ کے پابند ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہی مبلغ اپنے کام میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اور جن کو یہ اصرار ہوتا ہے کہ ان کی ہر بات کو مان لیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ سالہا سال تک ایک ملک میں رہ کر آ جاتے ہیں۔ لیکن ڈھاک کے وہی تین پات والا معاملہ ہوتا ہے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ ہم اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ

تبلیغ کے نظام میں

اس قسم کی مناسب تبدیلی کر دی جائے۔ جس سے موجودہ خرچ میں ہی کام وسیع کیا جا سکے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ چندہ میں ہر سال زیادتی نہ ہو۔ اس طرح تو ہمارا قدم رک جائیگا۔ اور جماعت کی ترقی رک جائیگی۔ گو ہماری کوشش ہوگی۔ کہ بجٹ کو اس طور پر نہ بڑھایا جائے۔ کہ وہ جماعت کی طاقت سے باہر ہو جائے۔ لیکن اس تبدیلی میں کچھ دن لگیں گے۔ اول تو یہ بات لازمی ہوگی۔ کہ پہلے مشن کو قائم رکھا جائے۔ اور اسے پہلے سے زیادہ مضبوط کیا جائے۔ اور اس سے بہرحال اخراجات میں زیادتی ہوگی۔ لیکن یہ ضرور دیکھا جائیگا کہ اخراجات میں پہلے کی رفتار سے زیادتی نہ ہو۔ پہلے یہ ہوتا تھا۔ کہ ایک سو کی آمد ہوتی تو اگلے سال کے خرچ کا اندازہ ۱۷۵/- یا ۲۰۰/- تک ہو گیا۔ لیکن اب

ہماری یہ سکیم ہے

کہ اخراجات بے شک بڑھیں۔ لیکن یہ بڑھوتی اس طرح کی ہو۔ کہ گذشتہ سال مثلاً آمد ایک سو ہے۔ تو اگلے سال اخراجات کا اندازہ ۱۰۵/- ہو جائے۔ بڑھوتی بہرحال ہوگی۔ پھر اس کے مقابلہ میں یقیناً ہماری آمد بھی زیادہ ہوگی۔ اگر جماعت ہر سال بڑھتی رہے۔ اگر اس کی اقتصادی حالت ہر سال اچھی ہوتی رہے۔ اور اگر جماعت کا زمیندار اور صناع پہلے کی نسبت زیادہ ہوشیار ہوتا جائے۔ تو آمد بہرحال بڑھیگی۔ اور اگر جماعت کے ہر سال بڑھنے کے باوجود ہمارا چندہ نہ بڑھے۔ اگر باوجود اس کے کہ ملازموں میں ہر سال ترقی ہو۔ صناع اور زمیندار ہر سال اپنی حالت کو بہتر بناتے جائیں۔ ہماری چندہ کی حالت پہلے کی طرح رہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ جماعت کا نظم کمزور ہے۔ اور اسکی ذہنیت گر گئی ہے۔ پس چندہ بھی ہر سال بڑھتا رہے گا۔ اور اخراجات بھی بڑھتے رہیں گے۔

لیکن ہم ایسا انتظام کرنے کی فکر میں ہیں۔ کہ اخراجات میں یکدم ایسی زیادتی نہ ہو۔ جو ناقابل برداشت ہو۔ حتی الوسع نئے مشن اس وقت تک نہ کھولے جائیں۔ جب تک کہ پہلے مشن اپنا بوجھ خود نہ اٹھالیں۔ ہم نے ابھی اس قسم کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا۔ کہ ہم بالکل نیا مشن نہیں کھولیں گے۔ لیکن یہ ضرور ہوگا۔ کہ اگر پہلے ہم نے سات مشن کھولنے تھے۔ تو اب ایک کھولیں گے۔ اور یہ طریق اس وقت تک جاری رہے گا جب تک پہلے مشن مضبوط نہ ہو جائیں۔ اور جماعت کی مالی حالت بہت بہتر نہ ہو جائے۔ لیکن بعض اخراجات میں کمی نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر ہم ان میں کوئی کمی کریں گے۔ تو ہمارا کام پندرہ بیس سال دور جا پڑے گا۔ اور اس طرح جماعت کو بہت زیادہ نقصان ہوگا۔ مثلاً نئے مشنری تیار کرنے پر جو خرچ ہوتا ہے۔ اس میں کمی نہیں کی جا سکتی۔ اگر ہم اس میں کمی کریں۔ تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ جب جماعتیں بڑھیں گی۔ اور آدمی مانگیں گی۔ تو ہم انہیں وقت پر آدمی مہیا نہیں کر سکیں گے۔ ہماری مالی حالت بے شک اچھی ہوگی لیکن ہمارے پاس نفری نہیں ہوگی۔ کیونکہ اخراجات میں کمی کرنے کی وجہ سے مبلغین کی تیاری میں ایک لمبا وقفہ پڑ گیا ہوگا۔

پڑھائی کے لحاظ سے دیکھ لو

اس پر سات سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ پھر ہم نے پڑھائی کے عرصہ کو ہی نہیں دیکھنا۔ بلکہ جماعت میں نئی روح پیدا کر کے طلباء مہیا کرنا ہے۔ اور نئی روح پیدا کرنے پر بھی چھ سات سال لگ جاتے ہیں۔ اور اس طرح وقفہ کے بعد پہلے نئے مبلغ کے تیار ہونے میں تیرہ چودہ سال کا وقفہ پڑ جاتا ہے۔ اس لئے مبلغ ہمیں بہرحال تیار کرتے رہنا ہوگا۔ اس میں کمی نہیں کی جا سکتی۔ یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید سے جو غلطی ہوئی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ وہ مبلغ تو بناتے ہیں۔ لیکن جب ان کو وقفہ میں نہیں کھپا سکتے۔ تو مبلغ پیدا کرنے میں سستی کرنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن میری تجویز یہ ہے۔ کہ جو طالب علم مبلغین کلاس پاس کر لیں۔ انہیں تبلیغ کے کام پر لگانے سے پہلے تین تین ماہ کے لئے کم سے کم چار دفاتر میں

کام کرنے کا موقعہ دیا جائے

مثلاً تین ماہ وہ بیت المال میں کام کریں۔ تین ماہ نظارت امور عامہ میں کام کریں۔ تین ماہ دعوت و تبلیغ میں کام کریں۔ تین ماہ کسی اور دفتر میں کام کریں۔ اور اگر آدمی زیادہ ہو جائیں۔ تو اس ایک سال کے عرصہ کو دو سال تک بڑھا دیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان کا ذہن صرف مولویت تک محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ صحابہ کرامؓ کی طرح ان کے اندر دفتری کاموں تجارت۔ صنعت اور زراعت۔ سیاست اقتصاد معاشرت پر غور کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جائیگی۔ ان کے اندر مال کے انتظام اور اس میں ترقی دینے۔ جماعت کی حالت کو سدھارنے

اور تعلیم وغیرہ کی قابلیت بھی پیدا ہو جائے گی۔ انہیں مختلف محکموں کے کام کا پتہ لگ جائے گا۔ اور ضرورت پڑنے پر وہ اس کام کے کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں گے۔ اگر ہمارے پاس اس قسم کے مبلغ تیار ہو جائیں۔ تو جب تک ہم کوئی نیا مشن نہیں کھولتے۔ ہم ان سے

دوسرے محکموں میں کام

لے سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ہم انہیں امور عامہ زراعت۔ تجارت یا کسی اور محکمہ میں نائب ناظر لگا دیں۔ یا نائب ناظر نہیں تو سپرنٹنڈنٹ ہی لگا دیں۔ اور وقت پر وکالت اور نظارت ان کے سپرد کر دیں۔ اس سے ہمارا خرچ بہت حد تک کم ہو جائے گا۔ ایک شخص جس نے زراعت کے محکمہ میں کام کیا ہو۔ وہ اگر کسی ایسے ملک میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں لوگوں کا زیادہ تر گذارہ زراعت پر ہے۔ تو وہ بوجہ اپنے تجربہ کے تبلیغ کے علاوہ جماعت کی زرعی حالت کو بھی درست کرے گا۔ بہت سے ممالک ایسے ہیں۔ جو زراعت۔ صنعت اور تجارت میں ابھی پاکستان سے بہت پیچھے ہیں۔ یورپ اور امریکہ تو بہت آگے جا چکے ہیں۔ لیکن ایشیا اور افریقہ میں بہت سے ایسے ممالک ہیں۔ جن کی حالت پاکستان کی نسبت بہت خراب ہے۔ اگر ہمارے مبلغ اس قسم کے کام سیکھ کر وہاں جائیں۔ تو دوسرے ممالک میں جا کر نہ صرف وہ جماعت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں گے۔ بلکہ گورنمنٹ کی نظر میں بھی اور پبلک کی نظر میں بھی وہ ملک کے لئے مفید ہوں گے۔ اور وہ سمجھے گی۔ کہ یہ لوگ صرف مولوی نہیں بلکہ ایک زمیندار۔ صناع اور تاجر بھی ہیں۔ اور

اگر یہ طریق اختیار کر لیا جائے

کہ فارغ وقت میں مبلغین کو کسی اور کام پر لگا دیا جائے۔ تو یہ خطرہ نہیں ہوگا۔ کہ زیادہ آدمیوں کو کہاں لگائیں۔ پھر یہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ مبلغین کو بی۔ اے کرا کے جرنلسٹ یا استاد بنا دیا جائے۔ لیکن صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی اس طرف توجہ نہیں۔

پھر میں نے بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ

مبلغین کو طب سکھائی جائے

اگر ایسا انتظام کیا جائے۔ تو بہت تھوڑی سی توجہ سے وہ طبیب بن جائیں گے۔ ہماری طب کے ایسے اصول ہیں۔ کہ انسان ذاتی مطالعہ کی وجہ سے اس میں ترقی کر سکتا ہے۔ انگریزی طب کے ایسے اصول نہیں۔ ان میں سرجری کا کام زیادہ ہوتا ہے۔ اور پھر افعال اور اعضاء کے مختلف نتائج کو کیمیاوی طور پر با خوردبین اور ایکسرے کے ذریعہ دیکھنا ہوتا ہے۔ جن کو ذاتی مطالعہ سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ غرض انگریزی طب کو ایسے کاموں سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔ کہ اس کے سیکھنے کے لئے

کالج میں داخل ہونے کی ضرورت

ہوتی ہے۔ لیکن ہماری طب ایسی ہے۔ کہ اگر پرائیویٹ طور پر مطالعہ کیا جائے۔ تو ذہین اور سمجھدار آدمی اس میں انتہائی ترقی کر سکتا ہے۔ ایک کمپونڈر اعلیٰ درجہ کا ڈاکٹر نہیں بن سکتا۔ لیکن ایک معمولی طبیب

ذاتی مطالعہ سے

اعلیٰ درجہ کا طبیب بن سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں تدبیر اور فکر سے ترقی کی جا سکتی ہے۔ اور اس کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ ہماری طب کی بنیاد کلیات پر ہے۔ لیکن انگریزی طب کی بنیاد جزئیات پر ہے۔ اس لئے اس میں فلسفہ کم ہوتا ہے۔ اور آلات اور عملی تدابیر زیادہ ہوتی ہیں۔ اس لئے اس میں درس و تعلیم کا دخل زیادہ ہے۔ لیکن

طب یونانی کی بنیاد

فلسفہ پر ہے۔ پس جو شخص سوچنے کا عادی ہوگا۔ وہ طب میں بہت آگے نکل جائے گا۔ میں نے کئی دفعہ سمجھایا ہے۔ کہ مبلغین کو طب سکھاؤ۔ لیکن اس طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ ابھی تک دنیا میں کئی ایسے علاقے ہیں۔ جہاں کوئی طبیب نہیں ملتا۔ اگر ہمارے مبلغ طبیب بھی ہوں۔ تو وہ اس قسم کے علاقوں میں بہت اچھا کام کر سکتے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ طلباء اور دفتر کے عملہ پر انگریزی طب نے اس قسم کا تسلط کیا ہوا ہے۔ کہ وہ ادھر جاتے ہی نہیں۔ روزانہ تجربہ میں یہ بات آتی ہے۔ کہ بعض جگہوں پر ڈاکٹر فیل ہو جاتا ہے۔ لیکن یونانی طبیب کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ایسے حصے جن سے

جزئیات کا زیادہ تعلق

ہوتا ہے۔ ان میں انگریزی طب زیادہ کامیاب ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد جزئیات پر ہے۔ لیکن جب یہ دونوں علم متوازی صورت میں ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ طب سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ پھر

ہومیوپیتھک

ہے۔ بائیو کیمک ہے۔ یہ اور بھی آسان ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض ممالک میں اس قسم کا قانون بنا دیا گیا ہے۔ کہ جس شخص کے پاس

باقاعدہ سند

نہ ہو۔ یا اسے دس سال کا تجربہ نہ ہو۔ طبابت کا پیشہ اختیار نہیں کر سکتا۔ لیکن اس وقت بھی بعض ممالک ایسے ہیں۔ جن میں پاکستان جتنے ڈاکٹر بھی نہیں پائے جاتے۔ ایک دفعہ

ایک ملک سے ایک دوست نے لکھا کہ مجھے ایک ڈاکٹر بھجوا دیں۔ میں اسے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرکے دوکان کھول دونگا۔ وہ یہاں اپنی پریکٹس کرتا رہے۔ میں نے اسے لکھا کہ کوئی ڈاکٹر اس کام کے لئے تیار نہیں۔ تو اس نے لکھا میری مراد سندیافتہ ڈاکٹر سے نہیں بلکہ کمپونڈر سے ہے مجھے کوئی کمپونڈر ہی بھجوا دیں۔ میں اپنے پاس سے خرچ کرکے اس کے لئے دوکان کا انتظام کردوں گا۔ غرض ابھی آدھی دنیا ایسی ہے جس میں ڈاکٹر نہیں۔ امریکہ کی طرف دیکھتے ہوئے پاکستان نے بھی ایسے خواب دیکھنے شروع کر دیئے ہیں کہ طبیبوں پر پابندی لگا دی جائے اور سوائے باقاعدہ سندیافتہ ڈاکٹروں کے کوئی علاج نہ کر سکے۔ لیکن

حالت یہ ہے

کہ ہمارے ملک کے بعض حصوں میں ابھی دس دس بیس بیس میل تک ڈاکٹر نہیں ملتا۔ اگر ہمارے ملک میں اس قسم کا قانون پاس کر دیا گیا۔ تو ہم امریکہ کی نظر میں مہذب تو بن جائینگے لیکن ہمارے افراد بیماری اور مصیبت کا شکار ہو جائینگے اور ایسے علاقوں کے رہنے والے لوگ علاج کے بغیر ہی مر جائیں گے پاکستان تو ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک کے مقابلہ میں ترقی یافتہ ہے۔ وہ ممالک اس سے بہت پیچھے ہیں۔ اور ان میں ڈاکٹروں کا نام و نشان بھی نہیں۔ اگر مبلغین کو طب پڑھائی جائے۔ تو اس قسم کے علاقوں میں وہ

بہت مفید کام کر سکتے ہیں

بہرحال اگر طلباء کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ تو ایسے طریق موجود ہیں۔ جن کے ذریعہ انہیں مفید وجود بنایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ عملہ ایسا کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس قسم کے اخراجات کم نہیں کئے جا سکتے۔ یہ بہرحال ہر سال بڑھتے جائیں گے میں نے دونوں انجمنوں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کو ہدایت دی ہے۔ کہ وہ مبلغین کی تعداد زیادہ نہ کریں۔ بلکہ جو پہلے مبلغ ہیں ان کو زیادہ سہولتیں پہنچائیں۔ انہیں اخراجات زیادہ دیں۔ تا وہ اپنے علاقہ میں دورے کر سکیں اور تبلیغ کے کام کو منظم کر سکیں۔ یہ نہ ہو کہ ایک مبلغ کو کسی علاقے میں بھیج دیا گیا ہو۔ لیکن اس کے پاس اتنے اخراجات بھی نہ ہوں۔ کہ وہ دس میل کا سفر کر سکے۔ اگر ایک آدمی کو بھی پورا سامان بہم پہنچایا جائے۔ تو وہ دس مبلغوں جتنا کام کر سکتا ہے۔ پھر

مبلغین کی ٹریننگ

کی طرف بھی توجہ ہونی چاہیئے۔ اس وقت یہ حالت ہے کہ نئے مبلغین کو کچھ حوالے رٹا کر کسی علاقہ میں بھیج دیا جاتا ہے۔ حالانکہ صرف حوالوں سے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تبلیغ میں نفسیات سے واقفیت کی بھی ضرورت ہوتی ہے

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مکہ کا سفیر آیا۔ تو آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنی سب قربانیاں باہر نکال کر صفوں میں کھڑی کر دو۔ آپ انسانی کیریکٹر کو پہچانتے تھے۔ اور اسے سمجھنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ نے سمجھا۔ اسے زیادہ تبلیغ کی ضرورت نہیں۔ یہ پرانی طرز کا مذہبی آدمی ہے۔ اس کے نزدیک جو شخص خانہ کعبہ میں آکر قربانی کرے۔ وہ بڑا نیک آدمی ہوتا ہے۔

ہمارے ہاں بھی یہی ہوتا ہے

بعض لوگوں کے نزدیک اگر کوئی شخص جمعرات کی روٹی کسی ملا کو دے دیا کرے۔ یا فاتحہ خوانی کروا دیا کرے۔ تو وہ اچھا سمجھا جائے گا۔ چاہے وہ اور کوئی نیک کام نہ کرے۔ پھر بعض لوگ ایسے ملیں گے۔ جو حج کو بہت اچھا عمل سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی حج کر آئے۔ تو وہ سمجھیں گے۔ یہ بہت اچھا آدمی ہے۔ بعض طبائع تسبیح کو اچھا سمجھتی ہیں۔ تم اپنے ہاتھ میں ایک تسبیح پکڑ لو۔ تو وہ تمہارے متعلق کوئی برا خیال دل میں نہیں لائیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اس شخص پر قربانی کا بہت اثر ہے۔ اس لئے آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ سب قربانیاں باہر نکال کر صفوں میں کھڑی کر دی جائیں۔ جب وہ شخص آیا اور اس نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا۔ تو بہت متاثر ہوا۔ اور اس نے اہل مکہ کو جا کر کہا۔ میں نے مسلمانوں کو جا کر دیکھا ہے۔ وہ بے شمار جانور اپنے ساتھ لائے ہیں۔ تاکہ یہاں آکر قربانی کریں۔ اگر تم نے انہیں کچھ کہا۔ تو تم تباہ ہو جاؤ گے۔ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے متعلق مشرکین مکہ کے دلوں میں جو بغض تھا۔ وہ کم ہو گیا اسی طرح تبلیغ میں بھی صرف حوالوں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مبلغ کو

لوگوں کے حالات کا مطالعہ

کرکے ان کے مطابق تبلیغی کام سرانجام دینا چاہیئے مگر ہمارے ہاں بھیڑ چال سی پائی جاتی ہے۔ نفسیات کے ماہرین نے تجربہ کیا ہے۔ کہ بھیڑیں ایک دوسرے کی نقل کرتی ہیں۔ انہوں نے ایک گلہ بھیڑوں کا لیا۔ اور ایک جگہ پر ایک رسی باندھ دی۔ اور ان بھیڑوں کو پیچھے سے دھکیلا۔ اور اس رسی پر سے گذارنا چاہا۔ جب پہلی بھیڑ رسی کے پاس پہنچی۔ تو وہ رسی دیکھ کر اس پر سے کود گئی۔ پھر دوسری آئی وہ بھی کود گئی۔ پھر انہوں نے رسی اتار دی۔ لیکن گلہ کی پانچ چھ سو بھیڑیں باری باری اس جگہ پہنچ کر کودتیں۔ گویا ان کے آگے رسی بندھی ہوئی ہے۔ حالانکہ وہاں رسی نہیں تھی۔ صرف پہلی بھیڑ کی نقل میں دوسری بھیڑیں باری باری اس جگہ سے کود رہی تھیں۔ یہیں سے

بھیڑ چال کا محاورہ

بن گیا ہے اگر کسی جماعت میں اس قسم کی بھیڑ چال پیدا ہو جائے۔ تو وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہاں بھی بھیڑ چال پائی جاتی ہے۔ ذمہ دار کارکن

سوچتے نہیں۔ وہ غور و فکر نہیں کرتے۔ اور نہ کوئی نیا مسئلہ نکالتے ہیں۔ وہ صرف پہلوں کی نقل کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ زمانہ کے حالات متغیر ہو چکے ہیں۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ تمدن پہلے کی نسبت ترقی کر چکا ہے۔ اب ہمیں بدلے ہوئے حالات کے مطابق چلنا چاہیئے یہ سب باتیں ٹریننگ سے آسکتی ہیں۔ جب کوئی نوجوان مبلغین کلاس پاس کرکے کالج سے نکلتا ہے۔ تو اسے سمجھایا جائے کہ اس نے تبلیغ کے سلسلہ میں کس طرح مختلف رستے بدلنے ہیں۔ پس مرکز والوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کریں۔ اور جماعت کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ اور اس کے مطابق حرکت کرے۔ اب بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔

وعدوں کی میعاد ختم ہونیوالی ہے

ان چند دنوں کے گذر جانے کے بعد جماعت کے لوگ شرمندہ ہوں گے۔ کہ ان کی مالی قربانی گذشتہ سال سے کمزور رہی۔ جماعت بہرحال گذشتہ سال سے بڑھی ہے۔ اس کے کئی نوجوان جو پہلے ملازم نہیں تھے اس سال ملازم ہوئے ہیں۔ کئی نوجوان جو پہلے بیکار تھے۔ اس سال انہوں نے کوئی نہ کوئی کام شروع کیا ہے۔ اور اس طرح چندوں کی مقدار بڑھنی بھی ضروری ہے۔ اگر جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کو لیا جائے۔ جماعت کے ایسے نوجوانوں کو لیا جائے۔ جو پہلے ملازم نہیں تھے۔ اس سال ملازم ہوئے ہیں۔ یا پہلے بیکار تھے۔ اب انہیں روزگار مل گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جماعت کے چندہ میں زیادتی نہ ہو۔ پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر جماعت جلد سے جلد وعدوں کی فہرست مکمل کرکے دفتر میں بھجوائے۔

یہ یاد رہے

کہ وعدوں میں کچھ نہ کچھ زیادتی ضرور ہونی چاہیئے۔ تاکہ جماعت کا قدم آگے بڑھے۔ پیچھے نہ ہٹے۔ یہ فہرستیں جلد سے جلد مرکز میں بھجوائی جائیں۔ تا وہ اپنا ریکارڈ مکمل کر سکیں اور

آئندہ سال

کا بجٹ بنانے میں جو دقت پیش آرہی ہو وہ دور ہو جائے۔

احباب تحریک حج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

تحریک حج کے متعلق مختصر کوائف

فریضہ حج کی طرف احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ متوجہ کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک سکیم منظور فرمائی ہے۔ جس کا ذکر الفضل کی چند اشاعتوں میں ہو چکا ہے۔ الحمدللہ کہ اس کے نتیجہ میں احباب جماعت کی طرف سے بکثرت خطوط آرہے ہیں۔ لہٰذا جملہ دوستوں کی آگاہی کے لئے تحریک حج کے مختصر کوائف عرض ذیل ہیں۔

۱۔ ہر احمدی دوست اس تحریک کا رکن بن سکتا ہے۔ قائدین و زعما صاحبان مقامی ضرورت کے مطابق فارم رکنیت منگوا لیں۔

۲۔ فارم رکنیت براہ راست مرکز سے حاصل کرنے کے لئے ایک روپیہ فی فارم بذریعہ منی آرڈر بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوا دیا جائے۔ اور منی آرڈر رسید حاصل کردہ اندراجات جوابی لفافہ میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوا دی جائے۔ جوابی لفافہ پر پتہ خوشخط ہو تاکہ دفتر میں صحیح ریکارڈ رکھا جا سکے۔ منی آرڈر کی کوپن پر وضاحت سے تحریر کیا جائے کہ رقم ہذا "تحریک حج خدام الاحمدیہ" کی مد میں جمع کی جائے۔

۳۔ ہر رکن کو تحریک حج کے فنڈ میں کم از کم ایک روپیہ سالانہ چندہ ادا کرنا ہو گا (ذی استطاعت احباب زیادہ عنایت فرمائیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا)

۴۔ ہر سال تحریک ہذا کے اراکین میں سے کم از کم ایک دوست کو منتخب کرکے حج کے لئے بھجوایا جائیگا۔ (اگر فنڈ اجازت دے تو ایک سے زیادہ دوستوں کو بھی منتخب کیا جا سکتا ہے)

۵۔ ہر منتخب شدہ دوست کو حج فنڈ سے چھ صد روپیہ کی امداد دی جائے گی۔ بقیہ اخراجات کا انتظام منتخب دوست کو خود کرنا پڑے گا۔

۶۔ تا اطلاع ثانی منتخب شدہ دوست حج پر جانے کے لئے درخواست دینے اور اس سلسلہ میں جملہ انتظامات کرنے کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ سردست دفتر ہذا صرف چھ صد روپیہ کی امداد بہم پہنچا سکتا ہے۔ البتہ آئندہ سال سے انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کی جائیگی کہ مزید سہولتیں بہم پہنچانے کا بھی انتظام کیا جائے۔ واللہ الموافق۔

(مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انیس ۱۹ سالہ حساب بھیجا جا رہا ہے

تحریک جدید کے وہ مجاہدین جن کے ذمہ انیس ۱۹ سالہ حساب میں سے کچھ نہ کچھ بقایا ہے۔ ان کو دس سال کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کا تفصیلی حساب بھیج کر مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنا بقایا جلد تر صاف کریں چنانچہ بعض احباب ادا کر چکے ہیں بعض کر رہے ہیں۔ لیکن ایک حصہ وہ بھی ہے جس نے ابھی تک نہ جواب دیا ہے اور نہ رقم ارسال کی ہے۔ اس لئے ایسے بقایا داران کو اپنے بقایا کے ادا کرنے اور اس کا جواب دینے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہئیے۔ اگر انہوں نے اس ماہ فروری ۱۹۵۵ء کے اندر جواب نہ دیا اور نہ بقایا ادا کیا تو ظاہر ہے کہ بہ امر مجبوری ان کا نام فہرست سے کٹ جائے گا اور اس کی ذمہ واری دفتر پر نہیں ہو گی۔ بلکہ ان پر ہو گی جنہوں نے باوجود توجہ دلانے اور تفصیلی حساب بھیجنے کے بھی خاموشی اختیار کی

بقایا داران کے علاوہ ان احباب کو بھی دس سال کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کا تفصیلی حساب ارسال کیا جا رہا ہے جن کے انیس ۱۹ سال پورے ادا ہیں۔ ان کو حساب بھیجنے کی غرض یہ ہے کہ فہرست اس طرح بن رہی ہے۔

پہلی فہرست ان کی جو ہر سال پہلے سال سے انیسویں سال تک اضافہ کرتے رہے۔

دوسری فہرست ان کی جو مطابق قواعد یعنی چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر دے کر پھر دسویں سال تک اضافہ کیا ہو۔ اور پھر گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دے کر بڑھایا ہو۔ جن کا ان قواعد کے مطابق ہو گا وہ دوسری فہرست میں ہوں گے۔

تیسری فہرست ان کی ہو گی جو ان قواعد سے کم دیتے رہے اور صرف سالانہ پانچ روپیہ کی شرط کو پورا کیا ہے۔

پس انیس ۱۹ سال جن کے پورے ہیں ان کو حساب بھیج کر یہ عرض کیا جا رہا ہے کہ وہ اگر فہرست ۳ میں ہیں تو اگر توفیق ہے تو اضافہ کر کے ۲ میں آ جائیں۔ اور جو فہرست ۲ میں ہیں وہ اگر توفیق رکھتے ہوں تو فہرست ۱ میں آ جائیں۔

اگر ان کی طرف سے نہ جواب آیا اور نہ مزید رقم ملی تو ان کا یہی حساب اسی طرح کتاب میں شائع ہو گا اور پھر ان کا شکوہ دفتر پر نہیں ہو گا۔ پس اب جن کے پورے انیس سالی ادا نہیں وہ اپنا حساب دیکھ کر تسلی کر لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

بقایا داران حصہ آمد کے لئے اعلان

وہ تمام موصی احباب جن کا حساب اپریل ۱۹۵۴ء تک مکمل ہے۔ انہیں حسابی کارڈ بھیجے جا چکے ہیں۔ اور بقایا داران احباب کی خدمت میں فرداً فرداً بقایا کی ادائیگی کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ لیکن ہمارے خطوط کے جوابات نہیں مل رہے۔ حصہ آمد کی وصولی میں بھی گذشتہ سال کی نسبت کمی واقع ہو رہی ہے۔

وہ تمام احباب جن کے ذمہ بقایا ہے انہیں چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے کم سے کم عرصہ میں اپنے بقایا جات ادا فرمائیں۔ جو احباب اپنی مشکلات کے باعث یکمشت ادا نہیں کر سکتے وہ مناسب قسط مقرر کر کے ادائیگی کا بندوبست فرمائیں۔ قسط علاوہ ماہوار حصہ آمد یا ششماہی کے ہو گی اور اس کی باقاعدگی سے ادائیگی لازمی ہو گی۔ بعض احباب قسط کی منظوری تو لے لیتے ہیں۔ لیکن ادائیگی نہیں کرتے بلکہ بعض ایسے احباب بھی ہیں جو حصہ آمد بھی ادا نہیں کرتے۔ ایسی منظوری قسط حاصل کرنے سے کچھ فائدہ نہیں جبکہ ادائیگی نہ کی جائے اور بقایا میں بدستور اضافہ ہوتا رہے۔ بلکہ یہ امر آخر منسوخی وصیت پر منتج ہوتا ہے۔

پس تمام بقایا دار حضرات وصیت کی اہمیت کو سمجھیں اور جلد از جلد بقایا جات ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ واللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق بخشے۔

نوٹ:۔ وہ احباب جنہوں نے ابھی تک فارم آمد پر کر کے واپس نہیں کئے وہ پر کر کے جلد واپس فرمائیں۔ تاکہ انہیں بھی ۳۰/۴/۵۵ تک اطلاع دی جا سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

احباب توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر نمائندگان نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے علاج امریکہ تشریف لے جائیں۔ اس سفر کا ذاتی خرچ حضور خود برداشت کریں گے۔ مگر حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے افراد کا خرچ جماعت احمدیہ برداشت کرے گی۔ اس سفر میں حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے خرچ کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے کیا گیا تھا بعض احباب نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہی اپنے وعدوں کی ادائیگی کر دی تھی۔ بعض احباب ایسے ہیں جو ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے۔ اور بعض احباب سے وعدے تک ہی موصول نہیں ہوئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ جنہوں نے وعدے کئے ہیں اور ابھی تک ادا نہیں کئے۔ ان کی ادائیگی کی طرف جلد تر توجہ فرمائیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال ربوہ

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دیدیا کریں۔ تو چند سال میں کتنے لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی ہر سال جمع شدہ رقم کا ۱/۲ وظائف پر خرچ ہو گا۔ باقی ۱/۲ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہو گا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہو گا۔ چھٹے سال کا ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اول و دوم و سوم کا یونٹ ضلع ہو گا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہو گی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہو گا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ پر خرچ ہو گی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہو گا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔

یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان ازراہِ کرم سکیم ہٰذا میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

دستور اساسی کے قاعدہ ۱۰۱ کی وضاحت

(از مکرم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دستور اساسی خدام الاحمدیہ کا قاعدہ ۱۰۱ حسب ذیل ہے:۔

"مجلس مقامی کے عہدیداران کی فہرست صدر کے سامنے آئے گی۔ صدر ہر مقام کے عہدیداران کا انتخاب رد کر سکتا ہے"

یہ قاعدہ اپنی جگہ بالکل صاف اور واضح ہے۔ مگر چند ایک مجالس کی طرف سے اس کی تعمیل صحیح رنگ میں نہیں ہو رہی۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ صدر منتخب عہدیدار تو رد کر سکتا ہے۔ مگر نامزد عہدیدار رد نہیں کر سکتا اس لئے نامزد عہدیداروں کی فہرست صدر کے سامنے بھجوانے کی ضرورت نہیں۔

دفتر کی طرف سے یہ معاملہ میرے نوٹس میں لا کر قاعدہ ۱۰۷ کی رو سے مجھے اس کی وضاحت کی درخواست کی گئی ہے۔

میں نے قاعدہ ۱۰۱ کے الفاظ کو بغور دیکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اوپر کا پیش کردہ نظریہ درست نہیں۔ دستور اساسی کا قاعدہ بالکل صاف ہے۔ اور اس میں خدام الاحمدیہ کے ہر قسم کے عہدیداران کی منظوری دینا یا نہیں رد کرنا صدر مجلس کے اختیار میں ہے۔ اس لئے میں اس قاعدہ کی وضاحت کرتا ہوں کہ ہر مجلس کے قائد کا فرض ہے اور وہ اپنی مجلس کے عہدیداران نامزد کر کے مرکز میں بغرض منظوری بھجوائے۔ صدر کو اختیار ہو گا کہ وہ اگر کسی عہدیدار کے تقرر کو نامناسب خیال کرے تو اسے رد کر دے۔ پس آئندہ اس پر عمل کیا جانا چاہئیے۔ جب تک نئے عہدیداران کی منظوری کی اطلاع نہ آ جائے عہدیداران ماقبل ہی کام کریں گے۔

ضروری اعلان

ماہ جنوری کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰ فروری ۱۹۵۵ء تک دفتر الفضل ربوہ ضلع جھنگ میں پہنچ جانی چاہئیے۔ ورنہ بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائیگی۔ (مینیجر الفضل)

ہمارا مقصد قومی دولت میں اضافہ اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے

وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی ماہانہ نشری تقریر

کراچی ۲ر فروری. کل بی بی سی سے وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی ماہانہ تقریر نشر کی گئی. وزیراعظم نے قوم سے اپیل کی. کہ وہ پاکستان کو ہر اعتبار سے خود کفیل بنانے کے مسئلے پر اپنی تمام توجہ مرکوز کر دے وزیراعظم نے پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا. کہ کارپوریشن کے منصوبوں پر عملدرآمد کے بعد پاکستان کو چالیس کروڑ روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوگی.

وزیراعظم نے مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے کے منصوبہ کے سلسلے میں انتظامی کونسل کی مختلف کمیٹیوں کی رفتار ترقی نیز اپنے دورہ کینیڈا اور لنڈن میں موجودہ مصروفیات پر بھی روشنی ڈالی. آپ نے بتایا کہ تین سال کے اندر اندر پاکستان کو اپنی شکر کی ضروریات کے سلسلے میں کسی دوسرے ملک سے امداد طلب کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی. اس وقت صنعتی ترقیاتی کارپوریشن ملک کے دونوں حصوں میں شکر کے جو نئے کارخانے قائم کر رہی ہے. وہ ہر سال ایک لاکھ بیس ہزار ٹن شکر تیار کریں گے. کارپوریشن کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے بتایا. کہ اس کارپوریشن کے تیس منصوبوں پر ۵۶ کروڑ روپے خرچ ہوں گے. اور ملک ہر سال چالیس کروڑ روپے کا زرمبادلہ بچا سکے گا. آپ نے کہا. کہ کارپوریشن نے جو انیس سکیمیں شروع کی ہیں. وہ سال رواں کے آخر تک مکمل ہو جائیں گی. اب کارپوریشن مزید سترہ صنعتی منصوبے تیار کر رہی ہے. جن پر مزید ۵۶ کروڑ روپے کی لاگت آئے گی. منصوبوں میں پٹ سن دریاں نیوز پرنٹ. شکر دوائیوں وغیرہ کے کارخانوں کی تعمیر شامل ہے. مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے کے منصوبہ کے متعلق وزیراعظم نے یہ توقع ظاہر کی. کہ مغربی پاکستان کے نظم و نسق کی کونسل اواخر مارچ تک اپنی رپورٹ پیش کر دے گی. آپ نے کہا. کہ والیانِ ریاست نے ایک یونٹ میں اپنی ریاستوں کو مدغم کرنے کے سمجھوتہ پر دستخط کر کے وسعت نظری اور حب الوطنی کی عظیم الشان نظیر پیش کی ہے. حکومت امریکہ پاکستان کو جو اقتصادی امداد دے رہی ہے. اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا. کہ اس امداد کے ذریعہ پاکستان ترقی کے مختلف شعبوں میں کئی ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکے گا. اس امداد کے ذریعہ پاکستان میں عام استعمال کی ضروری چیزیں بھاری مقدار میں آئیں گی جس سے نرخوں میں بہت کمی ہوگی. اور عوام کی ایسی تکالیف کا بڑی حد تک ازالہ ہو جائے گا. جو انہیں زندگی میں پیش آ رہی ہیں.

وزیراعظم نے کہا. "مرکزی حکومت جو کچھ بھی کر رہی ہے. اس کا مقصد قومی دولت اور پیداوار میں اضافہ ہے. تاکہ اہل پاکستان کا معیار زندگی بلند ہو سکے. وزیراعظم نے کہا. کہ مرکزی کابینہ کے ارکان بہترین صلاحیتیں رکھنے والے اصحاب پر ۴

۴ مشتمل ہے. لندن میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی جو کانفرنس ہو رہی ہے. اس کے بارے میں وزیراعظم نے کہا. کہ یہ کانفرنس ہم سب کے لئے مفید ثابت ہوگی. وزیراعظم نے کراچی سے لندن تک اپنے فضائی سفر کا بھی ذکر کیا. آپ نے کہا. اس سے پہلے میں نے کسی فضائی سفر میں اتنی مسرت محسوس نہیں کی. یہ پاکستان کی فضائی کمپنی کی افتتاحی پرواز تھی. پاکستان نے ہوابازی کے میدان میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے. اب پاکستان اپنے دوست ہمسایہ ملکوں سے ایک نئے سلسلہ کے ذریعہ منسلک ہو گیا ہے. ہمیں اس کامیابی پر فخر ہے. اور ہم اس کی کامیابی کے لئے دعاگو ہیں.

اپنے دورہ کینیڈا کے بارے میں وزیراعظم نے کہا. کینیڈا کے رہنماؤں سے میری جو ملاقاتیں ہوئیں. ان سے پاکستان اور کینیڈا کے تعلقات اور مضبوط ہو گئے ہیں.

پاکستان اور بھارت کا تیسرا ٹیسٹ میچ بھی برابر رہا

لاہور ۲ر فروری. پاکستان اور بھارت کے درمیان تیسرا ٹیسٹ میچ بھی ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا. میچ کے آخری دن پاکستانی ٹیم نے اپنی دوسری اننگز میں پانچ وکٹوں پر ۱۳۶ رنز بنا کر کھیل ختم کرنے کا اعلان کر دیا. بھارت نے اپنی دوسری اننگز میں ۷۴ رنز کیے. اور اس کے صرف دو کھلاڑی آؤٹ ہوئے. کل کے کھیل کی نمایاں خصوصیت علیم اور شجاع کی بیٹنگ اور منکڈ گپتے اور کاردار کی باؤلنگ تھی. وکٹ بہترین حالت میں تھی. پاکستان نے ۱۳۶ رنز بنا کر کھیل ختم کرنے کا اعلان کر دیا. پاکستان کی پہلی اننگز کا سکور بھارت کے سکور سے ۷۷ رنز زیادہ تھا اس طرح بھارت کو میچ جیتنے کے لئے ۲۱۳ رنز کی ضرورت تھی. اور وقت کی کمی کے باعث اس کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں تھا. بھارتی کھلاڑیوں نے شروع سے ہی رنز بنانے کی رفتار تیز کر دی. اور کھیل ختم ہونے تک ۷۴ رنز کیے. اور اس کے صرف دو کھلاڑی رائے اور پنجابی آؤٹ ہوئے. یہ دونوں کھلاڑی کاردار نے آؤٹ کئے.

بین الاقوامی کانفرنس دہلی میں ہوگی

لنڈن ۲ر فروری. فارموسا کا قضیہ طے کرانے کی غرض سے جنیوا کانفرنس کے خطوط پر ایک اجتماعی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز یہاں زیر غور ہے اس کے لئے ابتدائی طور پر نئی دہلی کا مقام تجویز کیا جا رہا ہے. اس سلسلے میں نہرو نے کہا ہے کہ اگر چین کو ایسی کانفرنس کی افادیت کے متعلق قائل کر دیا جائے تو اس کا انعقاد ممکن ہو سکتا ہے متعدد وجوہ کی بنا پر فی الحال جنیوا کا مقام موزوں تصور نہیں کیا جاتا اور غالباً کوئی مشرقی مقام بہتر قرار دیا جائیگا. بنکاک رنگون کراچی اور سنگاپور جیسے شہروں کا نام لیا جاتا ہے. مگر دہلی کی حمایت زیادہ ہے.

بحری دستوں میں جھڑپ

تائیپہ ۲ر فروری. ایک اطلاع کے مطابق کل کومنتانگ اور کمیونسٹ چین کے بحری دستوں (۴)

(۴) میں ایک جھڑپ ہو گئی. فریقین کے بحری جہازوں نے بھی اس میں حصہ لیا.